سوال

تعاون واتحاد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ں نے آپ کو تقریروں اور خطبوں میں اس قاعدہ کلیہ کا اعادہ کرتے سنا ہے کہ "جو امور ہماری امت مسلمہ کے درمیان متفق علیہ ہیں، ان میں ہمیں آپس میں تعاون کرنا چاہیے اور جن امور میں ہمارے درمیان اختلاف ہے ان سے صرف نظر کرنا چاہیے اور انھیں تفرقہ اور پھوٹ کا سبب نہیں بننے دینا چاہیے۔''

سوال یہ ہے کہ کس نے یہ قاعدہ کلیہ وضع کیا ہے؟ کیا شریعت میں اس ک کوئی دلیل ہے؟ آخر ہم ان لوگوں سے کیسے تعاون کرسکتے ہیں، جو اہل بدعت ہیں۔ درآں حالیکہ بہت ساری باتوں میں ہمارے اور ان کے درمیان اتفاق ہے۔ جو لوگ قرآن وسنت کی تعلیمات کی خلاف ورزیاں کررہے ہیں، ان سے کیو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ح کرنے اور اس کی طرف اُمت مسلمہ کو بلانے والے مصری عالم دین سید رشید رضا رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اس قاعدہ کلیہ کا مدعا و مقصد یہ ہے کہ امت مسلمہ کی تمام جماعتوں کو جو فی الحال اپنے آپسی اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہیں انھیں اسلام کے دشمنوں کے خلاف متحد و منظم کیا جائے۔ انھیں متح

وَالَّذينَ كَفَروا بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ إِلّا تَفعَلوهُ تَكُن فِتنَةٌ فِى الأَرضِ وَفَسادٌ كَبيرٌ ﴿٧٣﴾... سورة الانفال

فر ہیں ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں۔ اگر تم نے بھی ایسا نہ کیا تو زمین میں بڑا فتنہ اور فساد برپا ہوگا۔''

یہ کافر جماعتیں مسلمانوں کی سرکوبی کے لیے ایک دوسرے کا تعاون کرتی ہیں۔ اگر تم مسلمانوں نے مسلم دشمن طاقتوں سے نبرد آزما ہونے کے لیے ویسے ہی اتحاد واتفاق اور باہمی تعاون کا مظاہرہ نہیں کیا جیسا کہ اہل کفر کرتے ہیں تو اس روئے زمین پر بڑا فساد برپا ہوگا اور ہر سو فتنہ پھیل جائے گا یعنی ہر سو کف

علامہ سید رشید رضا جیسے غیرت مند اور باشعور عالم دین نے جب دیکھا کہ یہودی، عیسائی اور بت پرست سب کے سب مسلمانوں کی دشمنی میں ایک دوسرے کا ساتھ دے رہے ہیں اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نظریاتی اور مسلکی اختلافات میں الجھ کر ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے میں مشغول ہیں تو انھوں نے اس

ا یہ سوال کہ اُمت مسلمہ کی ان جماعتوں کے ساتھ کیسا تعاون کیا جائے جو بدعتوں میں مبتلا ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح کفر کے کئی درجے اور منزلیں ہوتی ہیں اسی طرح بدعت کی بھی کئی منزلیں اور قسمیں ہیں۔ بعض بدعتیں شدید اور بھیانک قسم کی ہوتی ہیں جن کا ارتکاب کرنے والا اسلام سے خارج ہوجا

ت میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اہل بدعت اور گمراہ قسم کے مسلمانوں کے ساتھ ان باتوں میں تعاون کیا جائے جو دین کی اُصولی باتیں ہیں اور جنھیں اہل بدعت بھی تسلیم کرتے ہیں یا ان باتوں میں جن میں ہم سب کا مشترکہ مفاد وابستہ ہو۔ ایسی بے شمار باتیں ہوسکتی ہیں جن میں ہم سب کا مشترکہ سیاسی یا معاشی یا سم

ہ روم کی ابتدائی آیتوں کے پس منظر پر غور کیجیے۔ اہل فارس اور رومیوں کے درمیان جنگ ہوئی جس میں رومیوں کو شکست اٹھانی پڑی۔ اہل فارس آگ پوجتے تھے اور اللہ پر یقین نہیں رکھتے تھے جب کہ رومی عیسائی تھے۔ اہل کتاب تھے اور اللہ پر یقین رکھتے تھے۔ اس بنا پر صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین ۔

وَيَومَئِذٍ يَفرَحُ المُؤمِنونَ ﴿٤﴾ بِنَصرِ اللَّهِ يَنصُرُ... ﴿٥﴾... سورة الروم

ں مسلمان اللہ کی نصرت ومدد سے خوش ہوجائیں گے۔''

ماء اہل سنت اور سلف صالحین نے معتزلیوں کو اہل بدعت قرار دینے کے باوجود ان سے ان کی علمی وفکری کاوشوں میں استفادہ کیا ہے۔ علامہ زمخشری کی تفسیر "الکشاف" تمام اہل سنت کے نزدیک ایک معتبر اور مقبول عام تفسیر کی کتاب ہے حالانکہ علامہ زمخشری معتزلی تھے۔ امام غزالی کہتے ہیں کہ فلسفیوں

1۔ پہلی قسم ان دلیلوں کی ہے جنھیں اصطلاحی زبان میں قطعی کہا جاتا ہے یعنی وہ دلیلیں جن کا مفہوم بالکل واضح اور اٹل ہوتا ہے مثلاً وہ قرآنی آیات یا احادیث جن میں نماز یا زکوٰۃ یا رمضان کے روزوں کا حکم ہے یا توحید وآخرت کی تعلیم ہے۔ ان آیات یا احادیث کا مفہوم بالکل واضح اور اس کے صحیح ہونے م

یہ 2:

لشَّوارِبَ وأعفوا اللِّحى"

ؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔''

اس حدیث میں مونچھیں ترشوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم ہے۔ بعض فقہاء نے اس حکم کو واجب اور فرض پر محمول کیا۔ چنانچہ ان کے نزدیک داڑھی بڑھانا اور مونچھیں ترشوانا سنت نہیں بالکل واجب اور فرض ہے۔ جب کہ بعض فقہاء نے اس حکم کو سنت اور نفل پر محمول کیا۔ چنانچہ ان کے نزدیک داڑھی

الغرض یہ کہ ظنی دلیلوں کی بنا پر مسلک کا اختلاف ایسا اختلاف نہیں ہے جو معیوب ہو اور جس کی بنا پر ہمارے درمیان ناچاقی اور دشمنی پیدا ہو۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس طرح کے اختلافات سے صرف نظر کرتے ہوئے ان باتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کریں جن پر ہم سب کا اتفاق ہے۔ البتہ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اُصول فقہ، جلد: 2، صفحہ: 62

محدث فتویٰ